صلوٰۃ وسلام

بحضور جانِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی

نوری مشن، مالیگاؤں

Noori Mission MALEGAON

اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۳۰

بفیض: تاج دار اہل سنّت حضور مفتی اعظم و جانشین مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ علیہما الرحمۃ

زیر سرپرستی: امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی مارہروی مدظلہ العالی

صلوٰۃ و سلام

بحضور جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

رابطہ: مدینہ کتاب گھر، مدینہ مسجد، اولڈ آگرہ روڈ، مالیگاؤں

سن اشاعت ۱۴۴۲ھ/ ۲۰۲۱ء...... ہدیہ: دُعاے خیر

9325028586, 9273574090, gmrazvi92@gmail.com

درود وسلام کی خوشبو

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ وصحبہ وحزبہ الی یوم الدین۔

درود وسلام کی خوشبو پوری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ جہاں جہاں غلامانِ مصطفیٰ آباد ہیں؛ درود وسلام کی مہک سے جہاں کو مہکا رہے ہیں۔ محافل میں درود وسلام تو مساجد میں درود وسلام، خانقاہیں بھی نغمۂ درود سے گونج رہی ہیں تو اہلِ ایمان کے دَرو مکان بھی اس صدا سے سدا بہار بنے ہوئے ہیں، اہلِ عشق ومحبت اس دل نواز آواز سے اپنے قلب ونظر اور مشامِ جاں کو معطر کرتے ہیں۔

درود وسلام کے تعلق سے خالق ارض وسما نے بڑی پیاری اور دل گداز بات ارشاد فرمائی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:۳۳/۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی غیب داں پر، اے ایمان والو! تم بھی ان کی ذات پاک پر درود بھیجا کرو اور خوب خوب سلام پڑھا کرو۔

درود شریف کی اس فضیلت پر ذرا ایمان کی سلامتی کی ضمانت دیتے ہوئے غور کریں کہ رب تبارک وتعالیٰ جو وِرد کررہا ہے اور اس کے فرشتے؛ اسی کا حکم وہ اپنے ایمان والے بندوں کو دے رہا ہے۔ یہ وہ فضیلت ہے کہ اس کے مقابل اور کوئی فضیلت نہیں۔ جب کہ فضائلِ درود وسلام پر احادیث کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ محبت والے جنھیں پڑھتے سنتے اور ان پر سر دُھنتے ہیں، اور پھر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔ آج ہم اہل سنت وجماعت درود شریف کی کثرت کرتے ہیں۔ مختلف انداز سے اس کا وِرد و وظیفہ کرتے ہیں، جو سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کی علامت ہے۔ اس سلسلے میں نبیرۂ مولیٰ علی، حضرت سیدنا علی بن حسین بن علی مرتضیٰ کی ایک روایت علامہ سخاوی علیہ الرحمہ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع'' میں نقل

فرماتے ہیں:

علامۃ اھل السنۃ کثرۃ الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

درود وسلام کی کثرت سنی ہونے کی علامت ہے۔

آپ کو خوشی اور حیرت ہوگی اس بات پر بھی یہ قول- فضائلِ درود کے مصنف نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیا ہے جو تبلیغی نصاب کا ایک جز ہے۔

قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ ''دلائل الخیرات'' مطبوعہ جام نور بکڈ پو دہلی کے پیش لفظ میں یہ روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

یہی وجہ ہے کہ زمانۂ سلف صالحین سے لے کر آج تک اہل سنت کے سارے اکابر ومشائخ ہمیشہ اس بات کے لیے کوشاں رہے کہ مسلمانوں کے درمیان درود وسلام کو فروغ حاصل ہو۔ اسی مقصد کے پیش نظر انھوں نے درود وسلام کی ترویج کے لیے مسلم معاشرے میں بہت سارے نئے نئے مواقع پیدا کیے چنانچہ انھیں کی مبارک و مسعود کوششوں کا ثمرہ ہے کہ آج محافلِ میلاد جلسہ ہائے سیرۃ النبی کے ذریعے درود و سلام کا نغمہ دل نواز پوری دُنیا میں گونج رہا ہے۔ اب دُنیا کے کسی خطے میں رہنے والی قوم کے لیے یہ جاننا مشکل نہیں ہے کہ مسلمانوں کا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ رشتہ کیسا ہے۔ لاکھوں افراد قیامِ تعظیمی کے ساتھ جب آواز ملا کر 'یا نبی سلام علیک' کا ترانہ پڑھتے ہیں تو کیف ومستی کا ایک عجیب سماں بندھ جاتا ہے اور ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ آنکھ بند کرتے ہی ہم مدینے میں پہنچ گئے ہیں۔

دورِ حاضر میں امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا یہ کارنامہ آبِ زر سے لکھا جائے گا کہ انھوں نے اپنے قلمی جہاد کے ذریعہ ان سارے مواقع اور تقریبات کو مٹنے سے بچا لیا جو درود وسلام کی کثرت اور ذکر مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے فروغ کے لیے سلف صالحین سے ہمیں وراثت میں ملے تھے۔ (پیش لفظ: دلائل الخیرات)

قائد اہل سنت رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ رہنمائے دکن محدث عصر

حضرت علامہ انوار اللہ قادری چشتی کی کتاب ''انوار احمدی'' کی تلخیص میں فوائد درود وسلام کے تحت مصنف کی کتاب کے ارشادات یوں نقل کرتے ہیں:

(۱) درود شریف کی برکت سے فقر وتنگ دستی دور ہوتی ہے، پردۂ غیب سے رزق کے بہت سے دروازے کھلتے ہیں۔

(۲) درود شریف کا وِرد رکھنے والا، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحانیت سے بہت قریب ہوجاتا ہے۔

(۳) درود وسلام ایک مرشد کی طرح قلوب کا تزکیہ کرتا ہے اوراس کے وِرد رکھنے والے کو گناہوں کی آلودگی اور نفس کی شرارت سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۴) درود وسلام کا ثواب پہاڑوں کے برابر صدقہ دینے اور غلام آزاد کرنے کے مثل ہے۔

(۵) درود شریف گناہوں کو مٹاتا ہے اور نیکیوں کے ذخیرے کو بڑھاتا ہے۔

(۶) درود شریف پڑھنے والا مرنے سے پہلے دیکھ لیتا ہے کہ جنت میں اس کا ٹھکانا کہاں ہے۔

(۷) درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کی ہول ناک گھڑی میں عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا، دہشت سے نجات پائے گا۔

(۸) درود شریف کا وِرد کرنے والا، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت اور قرب سے مشرف ہوگا۔

(۹) درود شریف پڑھنے والے کو آخرت کی سرفرازی اور کامیابی نصیب ہوگی۔

(۱۰) درود شریف کا وِرد رکھنے والا قبر کی وحشت سے محفوظ رہے گا اور حق تعالیٰ کے غضب سے امن پائے گا۔ (انوار احمدی، ص ۵۴، تلخیص ص ۸۲، ۸۳، دار الکتاب، دہلی)

بعض لوگ جو بظاہر کلمہ گو تو ہیں لیکن حسنِ عقیدہ اور حسنِ عقیدت دونوں سے محروم ہیں وہ بڑے طمطراق سے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ خدا کے علاوہ کسی کو پکارنا جائز نہیں، بلکہ ان میں بعض تو بڑی دیدہ دلیری سے اسے شرک تک کہہ ڈالتے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ اگر آپ نماز میں 'التحیات' پڑھتے ہیں تو 'السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبر کاته' کو کیا چھوڑ دیتے ہیں

یا بدل دیتے ہیں...... یہ ایھا النبی کیا نبی کو پکارنا نہیں! کیا محفلِ میلاد میں نبی کو پکارنا شرک ہے تو کیا نماز میں شرک نہیں؟ واضح رہے کہ ایھا عربی زبان میں پکارنے اور خطاب کرنے ہی کے لیے وضع کیا گیا ہے، نبی کو پکارنے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوگا؟

لگے ہاتھوں ایک حدیث شریف بھی سن لیجیے، اور حق قبول کرنے کے لیے دل کے دروازے کو بھی کھولے رکھیے، شاید دل کے نہاں خانے میں حق کی روشنی پہنچ جائے اور تاریکی روشنی میں بدل جائے۔

شیخ الاسلام امام حافظ ابو اسحٰق اسمٰعیل بن اسحٰق بصری (متوفی ۲۸۲ھ) جو تیسری صدی ہجری کے محدث ہیں اور عبداللہ بن احمد بن حنبل علیہما الرحمۃ والرضوان کے استاذ ہیں، وہ اپنی کتاب ''فضل الصلاۃ علی النبی'' میں روایت بیان کرتے ہیں:

مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے وہ فرماتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی شعبہ نے انھوں نے روایت کی ابو اسحٰق سے۔ یہ فرماتے ہیں: میں نے سعید بن ذوحدان کو فرماتے سنا کہ میں نے علقمہ سے پوچھا: مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا کہوں؟ انھوں نے فرمایا یہ کہا کرو:

صَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النبی وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه

(طبقات ابن سعد: ۶-۹۰، ابن ابی شیبہ، مُصنَّف ۱/۲۹۸)

یوں ہی عبداللہ بن دینار اور نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ: جب۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد نبوی میں داخل ہوتے، پھر قبر رسول پر حاضری دیتے اور کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يا رَسول الله السلام عليك يا ابا بكر السلام عليك ويا ابتاه ''سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول، سلام ہو آپ پر اے ابوبکر اور سلام ہو آپ پر اے میرے باپ (عمر)۔

(رواہ البیہقی فی السنن الکبریٰ: ۵/۲۴۵، ورواہ ابن سعد فی الطبقات: ۴/۱۵۶)

فضائلِ درود وسلام پر سلف سے لے کر خلف تک علما و مشائخ نے کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، کافی تعداد ان بزرگوں کی بھی ہے جنھوں نے اپنے اپنے انداز سے درود وسلام کے صیغے ترتیب

دیے ہیں، اوران کی اجازتوں کا بھی سلسلہ جاری کیا ہے۔ ان کتب میں ''دلائل الخیرات'' کو جو مقبولیت ومحبوبیت حاصل ہوئی ہے اس کی مثال کوئی اور پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس ایمان افروز، محبتوں اور برکتوں سے بھرے مجموعۂ درود وسلام کی شرحیں بھی لکھی گئیں اور دُنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے تراجم بھی ہوئے ہیں۔ مشائخ عظام نے اس کی قراءت کی ترغیب بھی دی ہے اور اس کی برکتوں کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔

غالباً! درود وسلام کے اسی مجموعۂ برکات پر ماہر رضویات جناب ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد (علیہ الرحمہ) نے ایک مختصر مضمون قلم بند فرمایا جو بڑھ کر دو جز پر پھیل گیا! بڑا ہی دل نشیں اور محبت افروز مضمون ہے، جسے پڑھیے تو دلوں کی گہرائیوں میں اُترتا چلا جاتا ہے۔ اس کی ایک ایک سطر اشک بار آنکھوں سے پڑھی جانے کے لائق ہے۔ اس کے ایک ایک جملے محبتوں کے شعلے بھڑکا دیتے ہیں، یہ درود پاک کے فضائل پر مشتمل کوئی مجموعہ روایات نہیں ہے بلکہ اس کا کام ہی یہ ہے کہ اس کے ذریعے عاشقانِ مصطفیٰ کے دلوں میں درود وسلام کی روحانیت بھر دی جائے، اس کی برکتوں سے اہلِ ایمان کو درود پاک کے وِرد و وظیفے کے لیے تیار کیا جائے۔ اس کے لیے وقت اور فرصت نکالنے کا دلوں میں جذبہ پیدا کیا جائے۔ آج کی مادیت پرست اور مصروف ترین دُنیا میں روحانی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی جائے، اس حسین وجمیل اور مرصع ومسجع رسالے کی اشاعت نوری مشن، مالیگاؤں سے عمل میں آرہی ہے۔ اس کے لیے مشن کے ارکان، معاونین اور بطورِ خاص بانی ادارہ جناب غلام مصطفیٰ رضوی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ایسے رسالوں کی اشاعت بکثرت ہونی چاہیے تب جاکر کچھ فائدہ سامنے آئے گا۔ آج کل لاکھوں اور کروڑوں روپے شادی بیاہ کی تقریبات میں بہ آسانی خرچ کردیے جاتے ہیں؛ جس میں فضول خرچیوں کی بھی اچھی خاصی مقدار رہا کرتی ہے، اہلِ خیر اور صاحبانِ ثروت سے گزارش ہے کہ اس قسم کے کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ان کی دینی، روحانی کاوش کی برکتوں سے مالا مال ہوں۔

محمد عبد المبین نعمانی قادری

المجمع الاسلامی، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

ناظم: دار العلوم قادریہ، چریا کوٹ، مئو (یوپی)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں نہیں؟......کوئی جگہ نہیں، جہاں نہیں......اللہ اللہ!......ان کے کرم سے موجودات نے لباسِ وجود پہنا......ان کا چرچا آسمانوں میں......ان کا چرچا زمینوں میں......ان کا چرچا سمندروں میں......انبیا ورسل، فلک وملک، جن وانس سب ان کی آمد آمد کے منتظر......ان کا نامِ نامی، بہارِ زندگی......ان کا وجودِ گرامی، شبابِ زندگی......ان کی راتیں، مغفرت کی برسات......ان کے دن، رحمت کی پھوار......ان کا تبسم، طلوعِ فجر......ان کا غم، غروبِ سحر......ان کی عنایت، دلوں کی ٹھنڈک......ان کا کرم، روحوں کی فرحت......ان کا دیدار، آنکھوں کی روشنی......ان کا کردار، انسانوں کی معراج......ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی سعادت ہے......وہ دل، دل نہیں جو ان کے لیے نہ سلگے......وہ آنکھ، آنکھ نہیں جو ان کی یاد میں نہ برسے......وہ سینہ، سینہ نہیں جو ان کی محبت میں نہ پھکے......وہ زباں، زباں نہیں جو ان کی مدح وثنا میں نہ کھلے......ہاں! رگوں میں خون دوڑ رہا ہے......دل میں جذبات اُمنڈ رہے ہیں......دماغ میں خیالات پھوٹ رہے ہیں......زباں پر الفاظ مچل رہے ہیں......جسم میں ہلچل مچی ہے......پھر کیوں نہ اس جانِ جاں کا ذکر کریں!......ہاں! رب العالمین خود ان کا ذکر فرما رہا ہے......اللہ اللہ! وہ ذکر کی کن بلندیوں پر فائز ہیں......اس سے بڑھ کر بلندی اور کیا ہوگی کہ نامِ نامی رب کریم کے حضور اس طرح سرفراز ہوا کہ ہر سرفرازی، اس سرفرازی کے قدم چومنے لگی......ہمارا کیا منہ؟ ہماری کیا اوقات، ہماری کیا بساط جو ان کا ذکر کریں......عقل نہیں جو ان کی بلندیوں کو پا سکے......دماغ نہیں جو اس صاحبِ جوامع الکلم کی بات سمجھ سکے......آنکھ نہیں جو ان کے جلووں کو دیکھ سکے......کیا کریں اور کیا نہ کریں؟......دل بے قرار ہے......آنکھیں اشکبار ہیں......اللہ اللہ! مگر وہ تو غریب نواز ہیں، ہاں! ؎

اک ننگ غم عشق بھی ہے منتظر دید
صدقے ترے اے صورت سلطان مدینہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فانظر و تفکر فی قوله سبحانه و تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا○ فَقَدۡ صَلّٰی عَلَیۡهِ بِنَفۡسِهٖ اَوَّلاً، وَاَمَرَ مَلٰٓئِکَتَهٗ بالصلوٰۃ علیه، ثُمَّ اَمَرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِاَن یُّصَلُّوۡ عَلَیۡهِ فَثَبَتَ بِهٰذَا اَنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَفۡضَلُ الۡعِبَادَاتِ۔

(نور محمد صلاح نارولہ، دلائل الخیرات (۱۳۱۹ھ) مطبوعہ دہلی، ص ۴)

ترجمہ: ذرا دیکھو اور غور کرو اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد میں اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ (۱)...... اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے آپ پر اللہ تعالیٰ نے خود درود بھیجا، پھر فرشتوں کو درود پڑھنے کا حکم دیا، اس کے بعد مومنوں کو حکم دیا کہ آپ پر درود پڑھیں۔ تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا سب سے افضل عبادت ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب وخاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب
شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقلِ غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب
تیرہ و تار ہے جہاں گردشِ آفتاب سے
طبعِ زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے
(اقبالؔ)

جب کوئی عاشقِ رسول سورۂ احزاب پڑھتا ہے تو اُس کا دل دھڑکنے لگتا ہے...... معلوم ہوتا ہے کہ حریم جاناں میں بیٹھے ہیں...... کہیں آپ کی قربت و معیت کا ذکر ہے(۲)...... کہیں آپ کی متابعت و پیروی کا(۳)...... کہیں آپ کی عنایتِ خاص کا ذکر ہے(۴) تو کہیں پر آپ کی عظمت و شوکت کا(۵)...... کہیں آپ کی حکومت و حاکمیت کا ذکر ہے(۶) تو کہیں آپ کی نعمت و رحمت کا(۷)...... کہیں آپ کی رسالت و خاتمیت کا ذکر ہے(۸) تو کہیں عنایت و رُخصت خاص کا(۹)...... کہیں رحمت خاص کا ذکر ہے(۱۰) تو کہیں محبت خاص کا ذکر جلیل(۱۱)...... ذکر ہی ذکر ہے، ہاں:

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ(۱۲)

اور ہم نے تمہارے لیے، تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

بلند کرنے والے اپنے لیے بھی کسی کا ذکر بلند کیا کرتے ہیں...... مگر ہم نے صرف تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند فرمایا...... مقصود و مطلوب تم ہو...... سبحان اللہ، سبحان اللہ!

آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا(۱۳) یہ ایک آیت ہزارہا ہزار نعتیہ قصیدوں پر بھاری ہے...... منع کرنے والے نعت خوانی کو منع کرتے ہیں، آیتِ کریمہ ساری نعتوں کی جان ہے...... سبحان اللہ، سبحان اللہ!...... رب کریم اپنے محبوب کی صفت و ثنا فرمائے اور ہم منع کریں؟...... کیسی بد نصیبی ہے؟...... یہ کیسی بدبختی ہے؟...... شاید ان ہی منع کرنے والوں کے لیے جس آیت

میں درود اور سلام کی ہدایت ہے اُس کے فوراً ہی بعد یہ فرمایا گیا...... اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِیۡنًا (۱۴)

ترجمہ: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت ہے، دُنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یہ آیت شریفہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے...... صلوٰۃ وسلام، جس میں اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش نودی ہو، یقیناً جب منع کیا جائے گا، اللہ و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکلیف پہنچے گی...... اللہ اکبر! جب ہجرت کے دوسرے سال ۲ھ/ ۶۲۳ء میں آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ...... نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخسار مبارک مسرت و انبساط سے سرخ ہو گئے (۱۵)...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ انار کے دانے کی طرح انتہائی خوشی سے کھل گیا اور فرمانے لگے:

"مجھے مبارک باد پیش کرو کہ مجھ پر آج وہ آیت نازل ہوئی ہے کہ میرے نزدیک دُنیا و مافیہا میں ہر چیز سے بہتر ہے۔"

پھر یہ آیت پڑھی...... میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خوشخبری سنتے ہی کہا......

هَنِیۡٓــًٔا لَّكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ

یارسول اللہ آپ کو یہ نعمت مبارک ہو......

پھر صحابہ کرام مبارک دیتے رہے۔ (۱۶)

علامہ صابونی نے اس آیہ کریمہ کا خلاصہ یوں بیان فرمایا ہے:

یخبر المولی جل و علا بحال الرسول الکریم من جاہ عظیم و منزلته سامیة و مکانته رفعیة عند اللہ تعالیٰ و ماله من السیادة والمقام المحمود فی الملاء الاعلی وما خصه اللہ تعالی به من الثناء العاطر والذکر الحسن۔ (۱۷)

خلاصہ یہ کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت اور جلالتِ شان کا ذکر فرمایا ہے......

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صلواۃ اللہ ثَنَاءُهُ عِندَ الملئکۃِ و صلوٰۃ الملئکۃ الدعا (۱۸)

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا، فرشتوں کے سامنے آپ کی صفت وثنا کرنا ہے......اور فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا کرنا ہے کہ فرشتے آپ کی تعریف وتوصیف کا حق ہی ادا نہیں کر سکتے؛ بس رب کریم سے دُعا کر سکتے ہیں......

علامہ صابونی اس آیہ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ آیت آپ کے مرکز رحمت ہونے اور اولین و آخرین میں افضل ترین ہونے پر بڑی دلیل ہے۔ چوں کہ اللہ تعالیٰ کی ''صلوٰۃ'' اپنے نبی پر ایسی رحمت ہے جو تعظیم کی نشان دہی کرتی ہے...... اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر نبی پر صلوٰۃ مطلق رحمت ہے......تو ان دونوں صلوٰتوں میں فرق ملاحظہ کریں اور ان دونوں مقامات کا فرق سمجھیں اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبع رحمت اور مرکزِ تجلیات ہیں۔(۱۹)

☆☆☆

اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ''صلوٰۃ'' بھیج رہے ہیں اور ایمان والوں سے بھی کہا جا رہا ہے کہ تم بھی صلوٰۃ وسلام بھیجو...... جب اللہ تعالیٰ ''صلوٰۃ'' بھیج رہا ہے، تو پھر فرشتوں کی کیا ضرورت؟...... اور اُمت کی کیا حاجت؟...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو ان کا مولیٰ کافی ہے...... حقیقت یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے لیے ہے...... اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھی شریک کر لیا...... یہ اس کا عین کرم ہے...... یہ کیسی بابرکت اور یگانہ و یکتا یاد ہے جس کی نظیر نہیں...... صلوٰۃ وسلام بھیجنے والا بندہ بھی صلوٰۃ کا مستحق ٹھہرا...... خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں:

مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ بِھَا عَشۡرًا (۲۰)

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

اللہ اکبر! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کا یہ صلہ کہ تعظیم کرنے والا خود معظم ہو گیا...... تکریم کرنے والا خود مکرم ہو گیا...... اللہ کے فرشتے کتنے ہیں...... اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تمام مخلوق کو دس حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ان میں نو حصے فرشتے ہوں گے اور باقی ایک حصہ تمام مخلوق...... آسمان میں ہتھیلی بھر بھی جگہ اللہ کے فرشتوں سے خالی نہیں...... بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ فرشتے بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں (۲۱)...... زمین و آسمان فرشتوں سے بھرے پڑے ہیں...... ان کی تعداد کا کیا ٹھکانا...... ہم دُنیا میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے پر لڑتے مرتے رہتے ہیں...... ذرا کائنات کو آنکھ اُٹھا کر دیکھیں...... ذرا کان لگا کر سنیں...... زمین و آسمان صلوٰۃ و سلام سے گونج رہے ہیں...... آنکھ ہو تو دیکھیں اور کان ہوں تو سنیں...... جب آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ...... نازل ہوئی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر تھے...... وہ فرماتے ہیں:

> ''میں نے عرض کیا'' یا رسول اللہ آپ پر درود پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟''...... آپ نے ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ'' پڑھ کر سنایا۔ (۲۲)

ایک اور مقام پر اس کے بعد اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کا اضافہ ہے...... بخاری شریف، مسلم شریف اور تفسیر خازن میں اس روایت کو مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے (۲۳)...... اصل میں یہ آیۂ کریمہ ایک گنج مخفی ہے، ایک چھپا ہوا خزانہ ہے...... صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے اسرار و معارف کے بارے میں استفسار فرمایا...... تو آپ نے ارشاد فرمایا:

> ''اس میں ہزاروں خزانے مخفی ہیں (۲۴)

ایک اور جگہ فرمایا:

''تم لوگوں نے مجھ سے دریافت کرلیا ہے حالاں کہ یہ علم مکنونی ہے......
لوگو! مجھ سے نہ پوچھتے تو میں کسی کو نہ بتاتا۔'' (۲۵)

حدیث میں آتا ہے:

''اللہ نے ''فرشتے مقرر کیے ہیں، جب کوئی مومن مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے یہ دونوں فرشتے اس کے لیے ''غفر اللہ لك'' کہتے ہیں...... پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں کے جواب میں اپنے تمام ملائک کے ساتھ ''آمین'' کہتا ہے۔ (۲۶)

درود کا آغاز اَللّٰھُمَّ سے ہوتا ہے جس کی اصل ''اللہ'' ہے...... شیخ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اَللّٰھُمَّ سب دُعاؤں کا مجموعہ ہے۔'' (۲۷)

اور نضر بن سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جس نے اَللّٰھُمَّ کہا گویا تمام اسماء الٰہی کے ساتھ خدا کو یاد کیا۔'' (۲۸)

بعض عرفا اس کو ''اسم اعظم'' کہتے ہیں...... درودِ ابراہیمی کا ایک صیغہ نہیں، کئی صیغے ہیں؛ جو کتبِ حدیث میں موجود ہیں، مثلاً ترمذی شریف، بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف وغیرہ (۲۹)...... جو حضرات معروف ''درودِ ابراہیمی'' کے صیغے پر زور دیتے ہیں شاید ان کو پتہ نہیں کہ درودِ ابراہیمی کے متعدد صیغے ہیں...... ایسی صورت میں صرف ایک صیغے پر ان کا اصرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کو محدود کرنا ہے...... عاشق تو اپنے معشوق کی تعظیم وتکریم سے خوش ہوتا ہے، جو خوش نہ ہو وہ عاشق نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلا ہے، انسان کی کیا مجال کہ ان احسانات کا بدلا اُتار سکے، اس لیے اپنے رب کریم سے کہتا ہے کہ اے اللہ تو ہی اپنے محبوب کے احسانات کا بدلا عطا فرما...... ہم تو اس لائق نہیں...... محمد علی الصابونی اس آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یعنی اے مومنو! آپ پر کثرت سے صلوٰۃ وسلام بھیجو، تم پر ان کا بڑا حق ہے...... بلاشبہ انہوں نے تمہیں گمراہی سے نکال کر ہدایت عطا فرمائی......اور اندھیروں سے نکال کر اُجالے میں لائے......تو جب ان کا نام لو تو کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً کَثِیْرًا۔(۳۰)

علامہ صافی فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ملائکہ اور مومنوں کی ''صلوٰۃ'' دراصل آپ کی تعظیم ہے جب کہ ''صلوٰۃ'' بھیجنے میں وہ اللہ جل وعلا کی اقتدا کرتے ہیں، اور یہ ''صلوٰۃ'' ان حقوق کا بدلہ ہے جو حقوق، مخلوق پر آپ کے ہیں کیوں کہ آپ ہر نعمت کا وسیلہ ہیں جو مخلوق کو عطا کی جاتی ہے اور جس کو نعمت عطا کی جاتی ہے اس پر لازم ہے کہ اس کا بدلا دے۔ چوں کہ مخلوق بدلا دینے سے عاجز ہے تو وہ قادرِ مِلک سے التجا کرتی ہے کہ اے مولیٰ! تو ہی بدلا عطا فرما، ہم تو اس قابل نہیں......اور یہ وہ راز ہے جو ان کے اس قول میں پوشیدہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔(۳۱)

یہ التجا اللہ تعالیٰ کو اتنی محبوب ہے کہ التجا کرنے والا محبوب بن جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ملتی ہے:

اِنَّ النَّبِیَّ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی فِیْ وَجْھِہٖ، فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرٰی الْبُشْرٰی فِیْ وَجْھِکَ، فقال انہ اتانی الملک، فقال، یا محمد!...... اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ...... اما یُرْضِیْکَ اَلَّا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ احدٌ الا صلَّیْت عَلَیْہِ عشرا ولا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عشرا(۳۲)

(سبحان اللہ سبحان اللہ) ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائے۔ خوشی سے آپ کا چہرہ مبارک کھل رہا تھا ہم نے عرض کیا: آج کیا بات ہے۔ آپ کے چہرۂ انوار پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں......

فرمایا: میرے پاس فرشتہ آیا اس نے کہا: اے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا پروردگار فرماتا ہے، کیا آپ اس پر راضی نہ ہوں گے کہ کوئی مومن آپ پر ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس بار درود بھیجوں اور کوئی آپ پر ایک بار سلام بھیجے اور میں اس پر دس بار سلام بھیجوں؟

اللہ اکبر یہ درود پاک تو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کی ٹھنڈک ہے...... خود فرمارہے ہیں:

وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ (۳۳)

علماوعرفا نے اس حدیث کی مختلف تشریحات فرمائی ہیں...... ان میں یہ تشریحات بھی ہیں جو دل کو لگتی ہیں......

(۱) نماز اس لیے آنکھ کی ٹھنڈک ہے کہ وہ درود پاک کے لیے مخصوص کردی گئی ہے۔ (۳۴)

(۲) درود پاک خود میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے؛ کہ وہ وظیفہ معبود برحق ہے۔ (۳۵)

(۳) میری آنکھ کی ٹھنڈک اس درود میں ہے جو مجھ پر اللہ اور اس کے فرشتے بھیج رہے ہیں اور جس کا اُمّت کو حکم دیا گیا کہ قیامت تک بھیجتی رہے (۳۶) الغرض! اللہ کی یاد میں ٹھنڈک ہے، خواہ وہ اپنے محبوب کو یاد کرے یا محبوب اس کو یاد کرے۔

آئی جو ان کی یاد تو آتی چلی گئی
ہر نقش ماسوا کو مٹاتی چلی گئی

اور یہ یادیں تو ہمارے سینے میں پیوست کردی گئیں...... سعودی عرب کے اخبار "البلاد" (یکم شعبان ۱۴۱۲ھ) کے نامہ نگار طلال عطیہ نے جدہ سے یہ حیران کن خبر دی...... اس خبر کی سرخی ہے:

کلمۃ التوحید فی صدر کل انسان

خبر یہ ہے کہ سعودی عرب کے ایک اسپتال میں کمپیوٹر کی مدد سے کسی مریض کے سینے، پھیپھڑے، گردے کے ساتھ مل کر جو نسیں نکلتی ہیں ان کا عکس لیا گیا...... حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب یہ دیکھا گیا کہ سانس کی نالی میں صاف لفظوں میں:

لا الٰہ الا اللّٰہ

لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر:

محمد رسول اللّٰہ

لکھا ہوا ہے...... اللہ اکبر! ؎

روح کی گہرائیوں میں جھانک کر
جلوہ ساقی کوثر دیکھیے

سچ فرمایا:

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (۳۷)

بات صلوٰۃ وسلام کی ہو رہی تھی...... اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ فرمایا...... "نبی" فرما کر ایک عظیم راز سے پردہ اُٹھایا......

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم، آب و گل کے درمیان تھے...... ایک روز سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے ان کی عمر دریافت فرمائی...... عرض کیا: بس اتنا معلوم ہے کہ عرش پر ایک چمکتا تارا طلوع ہوتا تھا...... ستر ہزار برس کے بعد...... میں نے اس تارے کو بہتر ہزار بار دیکھا ہے...... سبحان اللہ! حضرت جبریل علیہ السلام اپنی عمر کا حساب پیش کر رہے ہیں، اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک راز سے پردہ اُٹھا رہے ہیں...... آپ نے فرمایا:

"وہ میرا ہی نور تھا" (۳۸)

اللہ اکبر! نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دامن میں زمانے سمیٹے ہوئے ہے......

جبریل امین علیہ السلام کے ماہ وسال کی وسعت کا کیا ٹھکانا......ان کا ایک دن ہمارے ہزار سال کے برابر ہے (۳۹)......اور ان کا ایک مہینہ ہمارے ۳۰/ہزار سال کے برابر......اور ان کا ایک سال ہمارے تین لاکھ ساٹھ ہزار سال کے برابر ہے......اب آگے بڑھتے جائیں اور ضرب دیتے جائیں...... حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی؛ جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام ۲۵/ارب ۲۰/کروڑ سالوں تک نور محمدی صلی اللہ علیہ سلم کی زیارت کرتے رہے......اللہ اکبر!

فرمایا...... اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں......کون بتائے کہ اللہ کب سے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے؟......کون بتائے کہ اس کے فرشتے کب سے درود بھیج رہے ہیں؟...... ہاں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوہ گر ہونے کے بعد ہی سے جب نور ہی نور تھا، اس رب کریم کی آپ پر رحمتیں نازل ہو رہی ہیں......اس کے فرشتے آپ کے حضور درود پیش کر رہے ہیں...... پھر جب اس دُنیائے رنگ و بو میں آدم (علیہ السلام) نے قدم رکھا اور ایمان کی بہار آئی، مومنوں کے گلشن کھلے تو حکم ہوا کہ تم بھی درود بھیجو......تم بھی سلام بھیجو...... ہاں! خوب بھیجو، ہاں! خوب بھیجو، کہ بھیجنے کا حق ادا ہو جائے...... بے شک کائنات کی رونق ان ہی کے دَم سے ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے
(رضاؔ)

جس کے دل کو چراغِ عشق نے روشن و منور کر دیا، ہاں! وہی دل اس قابل ہے کہ درود بھیجے، سلام بھیجے......جس کی زبان تک اسلام آیا، وہ اس قابل نہیں......جس کے دل میں اسلام اُترا وہ اس قابل ہے؛ اسی لیے 'مومنوں' سے خطاب فرمایا......مومن وہ ہے جس کو اللہ سے محبت ہو، اور اللہ سے محبت ہو نہیں سکتی جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو نہیں سکتی جب تک آپ کی سنت پر عمل نہ کرے، اور آپ کے نقش پا کو سینے سے نہ لگائے...... آپ کے عاشقوں کا عاشق اور آپ

کے دُشمنوں کا دُشمن نہ ہو...... جس کے دل میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں، وہ ایمان کی دولت سے محروم ہے...... جو آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے تیار نہ ہو، ایمان کی حلاوت سے محروم ہے...... ''صلوٰۃ'' کے جہاں اور معنیٰ ہیں، وہاں صفت وثنا اور تعظیم و تکریم کے بھی ہیں۔اسی لیے مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ نے آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ کا یہ ترجمہ فرمایا:

> ''اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائک، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت وثنا بیان کرتے ہیں تو مسلمانو! تم بھی ان کی تعریف اور صفت وثنا بیان کرو۔'' (۴۰)

بلا شبہہ وہ بے عیب ہیں، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا:

خُلِقْتَ مُبَرَّءًا مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

''آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا گویا جیسا آپ نے چاہا ویسا ہی آپ کے خالق نے آپ کو بنایا......''

ہاں! وہ بے عیب ہیں، ان کی تعظیم و تکریم منشاءِ الٰہی ہے...... ان کی صفت وثنا مقصد خداوندی ہے...... ان کا رفعتِ ذکر، مطلوبِ باری ہے...... اذان بھی ان کی رفعتِ ذکر ہے...... نماز بھی ان کی رفعتِ ذکر ہے...... نعت بھی ان کی رفعتِ ذکر ہے...... صلوٰۃ وسلام بھی ان کی رفعتِ ذکر ہے...... اعلان فرمایا...... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۴۱)...... جس کے ذکر کو رب کریم اونچا کرے، اس کے ذکر کو کون نیچا کر سکتا ہے؟...... چشم عالم نے رفعتِ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ دیکھی...... دیکھ رہی ہے...... اور دیکھتی رہے گی...... بحر الکاہل کے مغربی کنارے سے لے کر دریائے ''ہوانگ ہو'' کے مشرقی کنارے تک رہنے والوں میں کون ہے وہ جس نے صبح کے روح افزا جھونکوں کے سامنے اذانِ فجر کی آواز نہ سنی ہو؟...... جس نے رات کی خاموشی میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی سریلی آواز کو جاں بخش نہ پایا

ہو...... مشہور مؤرخ فلپ کے ھتی...... نے ایک جگہ لکھا ہے کہ: دُنیا میں اسلام اس قدر پھیل چکا ہے کہ کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا کہ دُنیا کے کسی نہ کسی گوشے میں اذان کی آواز بلند نہ ہورہی ہو...... ایک تسلسل ہے جو ختم ہونے نہیں پاتا...... سبحان اللہ! رفعت شان وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ! ؎

نعرۂ مستانہ خوش می آیدم
تا ابد جاناں چنیں می بایدم

اور یہ رفعت شان ہی کا کرشمہ ہے کہ جب انگلستان کے مشہور ادیب تھامس کارلائل نے نبیوں اور رسولوں کی مبارک سیرتوں کو پرکھا تو صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہی سب سے بلند و بالا نظر آئی (۴۲)...... اور جب مائیکل ایچ ہارٹ نے دُنیا کے عظیم ترین ایک سو انسانوں کا انتخاب کیا تو اس کو سب انسانوں کے سردار آپ ہی نظر آئے (۴۳)......

ارشاد ہوتا ہے:

وَرَحۡمَتِي وَسِعَتۡ كُلَّ شَيۡءٍ (۴۴)

میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔

اس کی رحمت کہاں؟...... ہاں!

وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَٰلَمِينَ (۴۵)

تم کو نہیں بھیجا مگر ہاں بھیجا...... تمام عالموں کے لیے رحمت بنا کر......

اللہ اکبر!...... وہ رحمت بن کر آئے اور تمام کائنات پر چھا گئے ؎

یہ مہر و کواکب، یہ ذرّے، یہ غنچے
جو ہے آپ ہی کی ثنا کر رہا ہے

اور کائنات کا ذرّہ ذرّہ کیوں آپ کی ثنا نہ کرے، کیوں تعریف نہ کرے، کیوں آپ کی تعظیم نہ کرے کہ کائنات کا پروردگار و پالنہار حکم دے رہا ہے کہ تعظیم و تکریم کرو اور برابر درود و سلام بھیجتے رہو...... اللہ اکبر!

یہ انوکھی رسم محبت ایجاد کی...... دُنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی...... ہاں

جب سے محبت نے اپنا مکھڑا دکھایا ہے...... عاشقوں کو معشوق کا نام جپنا سکھایا ہے...... سارے عالم کو عاشق بنا دیا، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی جپ رہا ہے...... جو ہے درود بھیج رہا ہے...... جو ہے سلام بھیج رہا ہے...... جو ہے دُعائیں دے دے کر اللہ کی رحمت کی بھیک مانگ رہا ہے...... جو ہے تعریف و توصیف کر رہا ہے...... جو ہے نعت پڑھ رہا ہے...... جو ہے یاد کر رہا ہے...... سارے عالم میں دھوم مچی ہے۔

کسی صورت سے بھولتا ہی نہیں

آہ! یہ کس کی یادگاری ہے؟

دلوں کی آبیاری کا طریقہ یہ بتایا کہ درود بھیجو، سلام بھیجو...... بھولو نہیں، یاد کرتے رہو...... درود و سلام بھیجتے رہو...... خالی نہ بیٹھو...... اسی کو یاد کرتے رہو جس کی یاد دلوں کی بہار ہے اور روحوں کا قرار...... جب وہ یاد آئیں، ڈوبتے دل، تیرنے لگیں...... روتی آنکھیں، مسکرانے لگیں...... آہوں کے دھوئیں، مہکنے لگیں...... ہاں۔

از خیال خویشتن بے خویش شو، بیگانہ باش

در خیال حضرتِ جانانہ شو، جانانہ باش

اللہ اللہ! ایسی دُعا سکھائی جو جانِ اخلاص ہے...... جس میں اپنے لیے کچھ نہیں...... سب کچھ محبوب ہی کے لیے ہے...... بندہ جو کچھ مانگتا ہے، اپنے محبوب کے لیے مانگتا ہے...... یہ کیسی اُلفت ہے؟...... مانگنے والا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کا تو دَم بھرے لیکن جب ہاتھ اُٹھائے تو اپنے ہی لیے مانگے...... سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کا سلیقہ بتایا اور دُعا کا سلیقہ سکھایا...... اپنے لیے مانگنا ہے تو ہمارے لیے مانگو، ہم قاسم رزق ہیں...... جو ملے گا تمہی کو بانٹا جائے گا...... وہ عطا فرماتا ہے، ہم تقسیم کرتے ہیں...... جو کچھ بٹتا ہے؛ ہمارے ہی دَر سے بٹتا ہے...... ہاں، درود پڑھو درود...... یہ ہر منزل کا ساتھی ہے...... زندگی کا ساتھی، جاں کنی کا ساتھی، قبر کا ساتھی، حشر و نشر کا ساتھی، پل صراط کا ساتھی، جنت کا ساتھی...... یہ ایسا ساتھی ہے جو ساتھ نہیں چھوڑتا...... یہ ایسا باوَفا ہے جو کبھی بے وفائی نہیں کرتا...... یہ نور ہے...... یہ سرور ہے......

ذکر انور کی کثرت پہ نامی درود
شانِ اقدس کی رفعت پہ نامی درود
نور کی نوری مدحت پہ نامی درود
ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

☆☆☆

اللہ اللہ! درود پڑھنے والا اور سلام بھیجنے والا اس کے کرم سے محروم نہیں رہتا...... وہ بھی نوازا جاتا ہے...... وہ بھی سرفراز کیا جاتا ہے...... کیوں نہ نوازا جائے اور کیوں نہ سرفراز کیا جائے کہ اس کے محبوب پر درود پڑھ رہا ہے...... اس کے محبوب پر سلام بھیج رہا ہے...... ہاں سنیے سنیے، یہ کیا راز داری ہے:

هُوَ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلَیۡکُمۡ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ کَانَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَحِیۡمًا (۴۶)

''وہی ہے درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر مہربان ہے۔''

اللہ اکبر! ہم محبوب رب العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام بھیج رہے ہیں اور رب العالمین درود و سلام بھیجنے والوں پر درود بھیج رہا ہے...... اس کو اپنے محبوب سے کتنا پیار ہے؟...... محبوب کے نام لیواؤں کی رفعت و بلندی تو دیکھیے...... اللہ اللہ! ہم گناہ گاروں، سیہ کاروں پر یہ کیسی عنایت ہے؟...... یہ کیسا کرم ہے؟...... یہ کیسی نوازش ہے؟...... ہم تو اس قابل نہیں...... یہی نہیں، اس کریم کی دلداریاں تو دیکھیے...... درود بھیجنے والوں پر خود بھی درود بھیج رہا ہے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرما رہا ہے:

وَصَلِّ عَلَیۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّهُمۡ (۴۷)

(اے محبوب کریم) تم بھی ان پر درود بھیجا کرو، تم بھی ان کے لیے دُعائیں کیا کرو، تمہاری دُعاؤں سے تمہارے عاشقوں کو قرار ملتا

ہے......

وہ ہمیں یاد فرمائیں تو پھر اور کیا چاہیے؟

ہر جفا، ہر ستم گوارا ہے
اتنا کہہ دو کہ تو ہمارا ہے

اللہ تعالیٰ نے بے سہاروں کو سہارا عطا فرمایا...... غمزدوں کو غمگسار عطا فرمایا......
سارے جہاں کے رُخ پھیر دیے...... جس کو دیکھیے اس طرف دیکھ رہا ہے، بیشک ......ع

کعبے کا کعبہ روے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

فَاذْكُرُونِیْٓ...... مجھے یاد کرو...... مگر وہ اللہ تعالیٰ تو اس رؤف و رحیم کو یاد فرما رہا ہے...... مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ...... جس سے جس کو محبت ہوتی ہے، اس کو بہت یاد کرتا ہے...... اس کو یاد کرنا یقیناً بڑے فضل کی بات ہے، مگر جس کو وہ یاد فرما رہا ہے اس کو یاد کرنا بڑے فخر کی بات ہے......

سب کا رُخ اللہ کی طرف، ہاں یہی توحید ہے...... مگر جب وہ اپنی طرف رُخ کرنے والوں کا رُخ اپنے محبوب کی طرف پھیر دے تو یہ کیا ہے؟...... ہاں ہرگز ہرگز یہ شرک نہیں...... یہی تو توحید ہے...... یہی تو آزمائش ہے......

پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے
(رضاؔ)

جس نے اللہ کو ایک مانا، اسی کا رُخ اس کے محبوب کی طرف ہوگیا...... جس نے محبوب کی طرف رُخ نہ کیا، اس نے ایک مانتے ہوئے بھی نہ مانا...... ابلیس بھی اللہ کو مانتا ہے مگر اس نے امینِ نورِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سر نہ جھکایا...... ان کی تعظیم و تکریم نہ کی...... راندۂ درگاہ خداوندی ہوا...... یہ کیا ہوا؟...... درود پڑھنے والے فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چمکتے دیکھا، سجدے میں گر گئے کہ یہ وہی نور تھا جو اللہ نے اپنے نور سے پیدا فرمایا تھا...... ابلیس کو

کچھ نظر نہ آیا کہ وہ ناری، نور سے محروم تھا...... جو نور سے محروم ہے وہ عشق سے محروم ہے کہ عشق ایک نور ہے...... ابلیس کے سامنے اندھیرا ہی اندھیرا تھا؟...... اس کی آنکھیں پٹ ہوگئیں، اس کو مٹی نظر آئی، نور نظر نہ آیا...... وہ اللہ کے آگے جھکنا چاہتا تھا مگر اللہ پہلے اپنے محبوب کے آگے جھکانا چاہتا تھا...... مرضی یار کی قدر و منزلت عاشق کے دل سے پوچھیے...... ایک ایک ادا پر مرنا اس کی زندگی ہے...... جس نے خود کو محبوب کے ہاتھ نہ بیچا اور اپنی جان کو جان، اپنے مال کو مال سمجھا اس نے جینا نہ جانا...... وہ جنت کے بدلے ہم کو خرید رہا ہے (۴۸)...... ہم بک رہے ہیں...... بیشک اسی کا مال ہیں اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مِلک......

سب ہی کچھ ہو گیا ان کا، ہمارا کیا رہا حسرتؔ
نہ دیں اپنا، نہ دل اپنا، نہ جاں اپنی، نہ تن اپنا

اللہ کی خوشنودی درود میں ہے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی نماز میں...... جبھی تو فرمایا...... نماز میں میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے...... مگر یہ بھی فرمایا...... درود میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے کہ اس میں اللہ کی رضا و خوشنودی ہے اور اس کی رضا ہر رضا سے مقدم ہے...... ابلیس یہ رازِ محبت نہ سمجھا...... سجدہ، وظیفۂ عبد ہے اور درود، وظیفۂ معبود...... اپنے دل سے پوچھیں کہ کون سا وظیفہ عظیم ہے؟...... بیشک بندے کے عمل کی، مولیٰ کے عمل سے کوئی نسبت نہیں...... یقیناً وظیفۂ معبود ہی عظیم ہے...... اس کی عظمتوں کو وہی جانتا ہے جس نے ہم کو درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا ہے...... سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا سے تشریف لے جارہے ہیں؛ پوچھنے والے وہ بات پوچھ رہے ہیں جس کے بیان سے دل لرزتا ہے اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں...... سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں:

اِذَا غَسَلْتُمُوْنِیْ وَ کَفَنْتُمُوْنِیْ فَصَلُّوْا عَلٰی سَرِیْرِیْ ثُمَّ اُخْرُجُوْا
عَنِّیْ فَاِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ
اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ مَلَکُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُوْدِهٖ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
بِاَجْمَعِهِمْ ثُمَّ اُدْخُلُوْا عَلَیَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ فَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا

تَسۡلِیۡمًا (۴۹)

جب تم مجھے غسل دے چکو اور کفن دے چکو تو میرے تخت کے سامنے (کھڑے ہوکر) درود پیش کرنا پھر چلے جانا...... پھر سب سے پہلے جو درود پیش کرے گا وہ حضرت جبرئیل ہوں گے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت۔ یہ سب کے سب اپنے اپنے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ آئیں گے (اور درود پیش کریں گے، جب یہ چلے جائیں) تو پھر تم فوج درفوج میرے پاس آنا اور مجھ پر درود پڑھنا اور خوب خوب سلام پڑھنا......

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی حاضری کا یہ نقشہ کھینچا ہے:

چوں مرداں فارغ شدند، نساء درآمدند و بعد از نساء صبیان گزاردند ہم چناں کہ ترتیب صفوف است در جماعت۔ (۵۰)

جب مرد فارغ ہوگئے، عورتیں آئیں اور جب عورتیں فارغ ہوگئیں تو بچوں کو چھوڑا، جس طرح نماز میں مردوں، عورتوں اور بچوں کی صفوں کی ترتیب ہوتی ہے۔ (اس ترتیب سے کھڑے ہوکر درود وسلام پیش کیا گیا۔)

یہ سب کچھ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہوا...... آپ نے مردوں کو تو نوازا ہی تھا مگر عورتیں اور بچے بھی آپ کی نگاہِ کرم سے محروم نہ رہے...... اللہ اللہ! کیا منظر ہوگا...... تاج دارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر آرام فرما ہوں گے...... باری باری سب آرہے ہوں گے، آنسوؤں کے نذرانے، درود وسلام کی سوغاتیں لا رہے ہوں گے...... ہاں سب کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کر رہے ہوں گے کہ آج اس جانِ جاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جانے والی ہے...... جس کی طرف سارے عالم کے دل کھنچے چلے جاتے ہیں......

جان و دل، ہوش و خرد سب تو مدینہ پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ، سارا تو سامان گیا
(رضاؔ)

ایسا منظر تھا کہ بھلائے نہیں بھولتا...... آج بھی جس کو دیکھیے، اس دن کی یاد منا رہا ہے...... کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کر رہا ہے اور کیوں نہ پیش کرے کہ خود سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں:

فَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۵۱)

ہاں! صلوٰۃ وسلام کیوں نہ پیش کریں کہ ہم ان کے غلام ہیں...... ہمارے تن میں ان کی چھاپ ہے...... ہمارے من میں ان کی آس ہے......

کہنے والے کہتے ہیں کہ وہی درود وسلام پیش کرو جو آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی اور درود وسلام نہ پڑھو...... اللہ نے تو یہ فرمایا ہے: صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا تو پھر حکم لگانے والے اللہ کے حکم کے آگے اپنا حکم کیوں چلاتے ہیں؟...... یہ کون ہیں؟...... عاشق تو ہو نہیں سکتے کہ عاشق تو اپنے معشوق کی تعریف سن سن کر جیتا ہے...... محبوب کا ذکر اس کی زندگی ہے...... محبوب کا فکر اس کی بہار ہے...... پھر یہ کون ہیں؟...... یہ وہی ہیں جن کو تعظیم وتکریم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اچھی نہیں لگتی...... سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حد درجہ انکسار تھا...... اللہ اکبر! احادیث مبارکہ میں عجز وعاجزی کے ایسے کلمات ملتے ہیں کہ ہم نقل بھی نہیں کر سکتے۔(۵۲)

......تو سرکار نے جو بھی درود پاک ارشاد فرمایا؛ اس میں اپنی تعریف وتوصیف نہ فرمائی...... چوں کہ منع کرنے والوں کو تعریف وتوصیف اور تعظیم وتکریم اچھی نہیں لگتی اسی لیے وہ درود پاک اچھے لگتے ہیں جو سرکار نے ارشاد فرمائے...... اسی لیے 'درود ابراہیمی' پر زور کیوں دیا جاتا ہے...... شاید وہ یہ سمجھے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی درود شریف تلقین فرمایا...... نہیں نہیں اور بھی درود شریف تلقین فرمائے پھر درود ابراہیمی پر زیادہ زور کیوں دیا جاتا ہے؟...... امام سخاوی نے درود کے چالیس صیغے نقل فرمائے ہیں (۵۳)......

'شرح سفر السعادہ' میں ۲ ۳ ۲ ر صیغے نقل کیے ہیں (۵۴)...... جذب القلوب میں ۱۴۳ ر صیغے نقل کیے ہیں (۵۵)...... 'شفاء السقام' میں بھی بہت سے صیغے ہیں (۵۶)...... جب اتنے بہت سے درود شریف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے تو سب ہی پر زور دیا جانا چاہیے...... درود ابراہیمی چوں کہ نماز میں پڑھا جاتا ہے؛ اس لیے سب کو یاد ہوتا ہے...... اس کو آڑ بنایا (معاذ اللہ) اور مسلمانوں کو دوسرے درودوں سے محروم کر دیا...... یہ کیسی بدبختی ہے کہ روکنے والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم سے روکتے ہیں...... مگر جس کے دل میں محبت ہے، جس کے دل میں عشق ہے...... وہ ہزار روکنے پر بھی نہیں رُکتا...... جب درود پڑھنے کا حکم نازل ہوا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا...... درود کس طرح پڑھیں...... سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود سکھا کر درود پڑھنے کا سلیقہ بتایا...... پھر لبیک کہنے والوں نے درود وسلام کا ایسا مینہ برسایا کہ سارا عالم جل تھل ہو گیا...... ہر طرف درود وسلام کی پھوار......

ہر طرف درود وسلام کی بارشیں...... سبحان اللہ، ماشاء اللہ!...... دلوں پر قفل لگانے والے قفل لگا رہے ہیں (حیف! یہ کیا کر رہے ہیں؟)...... مگر محبت والے دامنِ دل پھیلائے بارانِ رحمت کو اپنے اپنے سینوں میں سمیٹ رہے ہیں...... یہ قفل لگانے والے کیوں قفل لگا رہے ہیں؟...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دُعائیں بھی تلقین فرمائی ہیں...... پھر دُعاؤں پر پابندیاں کیوں نہیں لگائی جاتیں...... کیوں نہیں کہا جاتا کہ وہی دُعا مانگو جو سرکار نے بتائی ہے، دوسری دُعا نہ مانگو...... مگر نہیں، نہیں...... یہاں یہ عالم ہے کہ اجتماعی دُعاؤں کے لیے میلے لگائے جاتے ہیں...... سفر کرائے جاتے ہیں...... ماں، باپ، بیوی، بچوں کو چھڑا دیا جاتا ہے...... سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اجتماعی دُعا کے لیے ایسا میلہ نہ لگایا...... جب دُعا کے ملکی اور بین الاقوامی اجتماعات ہو سکتے ہیں تو درود وسلام کے اجتماعات کیوں نہیں ہو سکتے......؟ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے تو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے سفر کیا تھا (۵۷)...... مگر دُعا کے لیے کبھی کسی نے سفر نہ کیا...... اللہ تو ہر جگہ دُعا سنتا ہے...... ہاں! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلائیں تو ضرور جانا چاہیے (۵۸)...... دُعا کے لیے سفر کرایا جائے اور روضۂ رسول کی زیارت کی نیت سے جانے کو منع کیا جائے...... یہ

بات سمجھ میں نہیں آتی...... ہاں! عقل سلیم جواب دے! درود وسلام اللہ کا حکم ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد...... وہ چاہتے ہیں کہ درود وسلام پڑھا جائے اور خوب پڑھا جائے...... جب وہ اللہ حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی توفیق بھی عطا فرماتا ہے...... نماز کا حکم دیا، توفیق بھی عطا فرمائی...... روزہ کا حکم دیا، توفیق بھی عطا فرمائی...... جہاد کا حکم دیا، جاں نثاری کی توفیق بھی عطا فرمائی...... ہاں، ہاں! درود وسلام کا حکم دیا تو توفیق کیوں نہ عطا فرمائی جاتی؟...... زبانوں سے سیلاب بن بن کر نکلنے لگے...... سچ فرمایا ہم اس کی زبان بن جاتے ہیں جس سے وہ بولتا ہے...... اللہ اللہ یہ درود وسلام کے گجرے کہاں سے آئے؟...... ابھی ابھی تو مطلع صاف تھا...... یہ گھر گھر کے بادل کہاں سے آئے؟...... یہ گھنگھور گھٹائیں...... یہ موسلا دھار بارش...... یہ دور تک آبِ رواں کا دلکش منظر...... سبحان اللہ، سبحان اللہ! ع

کھنچی ہے سامنے تصویر یار، کیا کہنا

جب سے حکم ملا ہے اب تک ہزاروں کہنے والوں نے درود وسلام کہے ہیں......

دیکھنے والے اس کی شانِ کریمی کو نہیں دیکھتے...... وہ نہیں دیکھتے کہ ننھا سا بیج زمین میں دفن کیا جاتا ہے...... کس طرح پھوٹتا ہے...... سینۂ گیتی چیر کر باہر آتا ہے...... کوئی طاقت دبا نہیں سکتی...... کیا کیا گل کھلاتا ہے...... کیسی کیسی بہاریں دکھاتا ہے...... یہ عطائے خاص نصیب والی زمین پر ہوتی ہے...... ہر زمین کے نصیب میں یہ بہار نہیں...... جس زمین کے نصیب میں کانٹے ہی کانٹے ہیں وہ دوسری زمین پر گل وبلبل دیکھ کر جلی جاتی ہے...... یہ اس کی قسمت کہ زمین ایسی بنجر ہوئی جس طرف دیکھیے کانٹے ہی کانٹے نظر آرہے ہیں...... اور یہ اس کی قسمت کہ جس طرف دیکھیے پھول ہی پھول نظر آرہے ہیں...... سبحان اللہ، سبحان اللہ!

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں میں اہلِ بیت نے، صحابہ نے، تابعین نے، تبع تابعین نے درود ارشاد فرمائے ہیں...... حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت مصیب بن

ورد، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم (۵۹)...... حضرت امام شافعی، حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، (۶۰) حضرت امام شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت سید احمد رفاعی، حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، حضرت امام غزالی، حضرت امام رازی، حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہم بے شمار صلحائے اُمّت نے درود شریف ارشاد فرمائے ہیں......

محرم صادقاں ہے تو، مقصد عارفاں ہے تو
مرکز چشم اولیا، تیرے سوا کوئی نہیں

شیخ محمد حقی علیہ الرحمہ نے 'خزینۃ الاسرار' میں چند افضل ترین درود جمع فرمائے ہیں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے بھی بہت سے درود غیر ماثورہ اپنی کتاب 'جذب القلوب' میں بیان فرمائے ہیں...... حضرت غوث الاعظم کے پوتے شیخ سید ابو صالح نصر بن شیخ ابوبکر عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کی 'شفاء السقام'...... شیخ نور محمد بن محمد صالح علیہ الرحمہ کی 'دلیل الخیرات' (۱۳۱۹ھ)...... شیخ سید عبداللہ محمد بن محمد سلیمان علیہ الرحمہ کی 'دلائل الخیرات'...... شیخ سید ابوالحسن شاذلی کے 'حزب البحر'، خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی علیہ الرحمہ کی مجموعہ 'صلوٰۃ الرسول'...... یہ سب تصانیفِ درود شریف پڑھیں، بلکہ اگر ایسی تصانیف کو جمع کیا جائے تو بیسیوں مجلدات مرتب ہو سکتی ہیں...... (۶۱)

الغرض! جدھر دیکھیے صلوٰۃ و سلام کے سوتے پھوٹ رہے ہیں...... یہ صلوٰۃ و سلام...... یہ مقصود جانِ جاں...... کہاں کہاں سے نکل کر آ رہے ہیں؟...... حسن و جمال کا یہ سیلاب کہاں سے اُمنڈ رہا ہے...... عشق و محبت کے یہ گلشن کون سجا رہا ہے...... بیشک ؎

ناز ہے شاہد فطرت کو بھی جس پر ہم دم
وہ چمن سب ہیں لگائے ہوئے دیوانوں کے

جو ان گلشنوں کو اُجاڑنا چاہتا ہے وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر دُشمنانِ اسلام کا آلۂ کار بنا ہوا ہے...... اس کو بیدار ہونا چاہیے...... اس کو باز آ جانا چاہیے...... اور اپنی عاقبت دُرست کرنی چاہیے...... تاج دارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی کوئی حد نہیں...... ان

کے مولیٰ نے ان کی بھی کوئی حد متعین نہ کی...... ہر آنے والی گھڑی میں نئی رفعت و بلندی کی بشارت دی......جس کی ترقی کا یہ عالم ہواس کی تعریف سے انسان عاجز ہے، جس پر جتنا کرم ہوتا ہے وہ سناتا جاتا ہے......

کوئی حد ہی نہیں شاید محبت کے فسانے کی
سناتا جا رہا ہے جس کو جتنا یاد ہوتا ہے

ہاں، درود و سلام پڑھیے اور خوب پڑھیے......محبوب کے بتائے ہوئے بھی درود و سلام پڑھیے اور محبت کرنے والوں کے کہے ہوئے درود و سلام بھی پڑھیے...... لوگ درود شریف کے فضائل کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں...... بیشک اس کے فضائل ہیں، بے شمار فضائل......لیکن! ایک عاشق کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی اور اس سے بڑی اور کیا دولت ہوگی کہ محبوب اس کو اپنا بنا کر اپنی یاد میں مصروف کردے اور ہماری یادیں اس کی آنکھ کی ٹھنڈک بن جائیں...... ہاں! ع

عاشق ہمہ روز مست و شیدا بادا

اس مستی کی کوئی قیمت نہیں......اس سرشاری کا کوئی مول نہیں......مبارک ہیں وہ عشاق جن کی نظر میں محبوب ایسا سمایا کہ پھر کوئی نہ سما سکا......اس کا مطلوب و مقصود اپنی ذات نہیں، محبوب کی ذات ہوتی ہے......

گفتم ''چہ جوئی؟'' ''گفتا'' ''دل و جاں''
گفتم ''چہ خواہی؟'' ''گفتا'' ''غلامے''

(جگرؔ)

محبت، ادب آموز حیات ہے...... بڑی غیور ہے...... محبوب کے سوا کسی کو خاطر میں نہیں لاتی...... جو دعویٰ محبت کرتا ہے اور محبوب سے محبوب کو نہیں مانگتا، اس کو مانگنا ہی نہیں آتا......وہ رازِ محبت سے آشنا ہی نہیں...... ع

عشق اور مزدوری عشرت کہ خسرو کیا خوب!

اہلِ محبت کی دولت سوزِ عشق ہے...... نفس شرر بار ہے......چشم اشکبار ہے......وہ

کسی قیمت پر یہ دولت نہیں گنوا سکتے......ان کی تو یہ آرزو رہتی ہے ۔

یارب نفس شرارہ بیزم بخشند
یارب مژہ دجلہ ریزم بخشند
بے سوز غم عشق مبادا زنہار
جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

لذتِ سوزِ جگر کے آگے، جنت کیا شے ہے؟......جنت تو جنت، جان بھی کوئی چیز نہیں......جب ان کا مکھڑا دیکھیں گے......منہ دکھائی میں عشاق جانیں نذر کریں گے ۔

قانع نیم از بہشت نیزم بخشند
از بخششِ خاص تا چہ چیزم بخشند
امید کہ صرف رونمائی تو شود
جانے کہ روز رستخیزم بخشند

ہر چیز جان ہی کے لیے پیاری ہوتی ہے......جب فداکاری و جاں نثاری کا یہ جذبہ ہو......۔

بر دوست فدا کنم بصد گونہ نشاط
جانے کہ بروز رستخیزم بخشند

تو پھر نگاہِ عشق میں اس کے سوا کون سما سکتا ہے؟......کوئی نہیں، کوئی نہیں......اس عشق خانہ ویراں ساز کی بلند ہمتی تو دیکھیے......دونوں جہاں کے بدلے بھی سودا سستا نظر آ رہا ہے......

دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

ان کی نگاہِ ناز کے سامنے دو عالم کیا چیز ہے؟......جب جان کوئی چیز نہیں......جاں بازی و جاں سپاری کا یہ سلیقہ قرآن حکیم نے ہمیں سکھایا (۶۲)......ہاں، سارے عالم سے بڑھ کر ان سے پیار کرو، اپنی جان کو جان، اپنے مال کو مال نہ سمجھو......سب کچھ اللہ و رسول صلی

اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کردو، ہاں......

مقصود منی و جز تو کس در دل من
واللہ کہ نیست ثم باللہ کہ نیست

☆☆☆

حواشی

١۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶
٢۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۶
٣۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیات نمبر ۲۱، ۱۷
٤۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۱
٥۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیات نمبر ۴۵ تا ۴۷، ۵۳
٦۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۶
٧۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۷
٨۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۴۰
٩۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۰
١٠۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیات نمبر ۴۳، ۳۱
١١۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۰
١٢۔ قرآن حکیم، سورۃ الانشرح، آیت نمبر ۴
١٣۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶
١٤۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۷
١٥۔ محمد نبی بخش حلوائی: شفاء القلوب، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء، ص ۸۴
١٦۔ ملا معین واعظ الکاشفی: معارج النبوت، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء، ج ۱، ص ۳۱۲
١٧۔ محمد علی الصابونی: روائع البیان تفسیر آیات الاحکام من القرآن، مطبوعہ دمشق ۱۹۹۰ء، ج ۲، ص ۳۳۵
١٨۔ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل: بخاری شریف (ترجمہ) کتاب التفسیر، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۱ء، ج ۲، ص ۹۲۳
١٩۔ صفوۃ التفاسیر، ص ۱۷، بحوالہ حاشیہ صاوی ۳ / ۲۸۷
٢٠۔ محمد علی الصابونی: روائع البیان، ج ۲، ص ۳۳۷
٢١۔ محمد نقی علی خان: الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء، ص ۲۲۱
٢٢۔ محمد نبی بخش حلوائی: شفاء القلوب، ص ۸۴
٢٣۔ ایضاً ص ۸۴
٢٤۔ ملا معین واعظ الکاشفی: مدارج النبوت، ج ۱، ص ۳۱۲
٢٥۔ ایضاً ص ۳۱۲
٢٦۔ ایضاً ص ۳۱۲
٢٧۔ الکلام الاوضح، ص ۲۲۱
٢٨۔ ایضاً ص ۳۱۲
٢٩۔ محمد علی الصابونی: روائع البیان، ص ۳۳۹، ۳۴۰

۳۰۔ محمد علی الصابونی: صفوۃ التفاسیر، جز ۲۲، ص ۱۷
۳۱۔ محمد علی الصابونی: صفوۃ التفاسیر، ج ۲۲، ص ۱۷، بحوالہ حاشیہ صاوی علی الجلالین، ج ۳، ص ۲۸۷
۳۲۔ محمد علی الصابونی: روائع البیان، ج ۲، ص ۳۳۸ بحوالہ ترمذی شریف ص ۴۸۴
۳۳۔ حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی: القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع: مطبوعہ طائف (سعودی عرب) ص ۴۲، ۴۱ بحوالہ مسند احمد ۳/۱۲۸ و نسائی شریف ۷/۶۱
۳۴۔ القول البدیع، ص ۴۲
۳۵۔ ایضاً، ص ۴۲
۳۶۔ ایضاً، ص ۴۱، ۴۲
۳۷۔ قرآن حکیم، سورۃ الفصلت، آیت نمبر ۵۳
۳۸۔ ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی: نور مبین، مطبوعہ کراچی (بحوالہ تفسیر روح البیان، جلد اول)، ص ۴۲
۳۹۔ قرآن حکیم، سورۃ الحج، آیت نمبر ۴۷
۴۰۔ مفتی محمد مظہر اللہ: مواعظ مظہری، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء، ص ۱۴۴
۴۱۔ قرآن حکیم، سورۃ الانشرح، آیت نمبر ۴
۴۲۔ Thomas Carlyle: On Heroes and Hero Worship, London 1921, PP, 56-103
۴۳۔ Michael, H. Hart: The 100:A Ranking of the Most Influential Persons in History, New York, 1978, PP,33-40
۴۴۔ قرآن حکیم سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۱۵۶
۴۵۔ قرآن حکیم، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۱۰۷
۴۶۔ قرآن حکیم، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۴۳
۴۷۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۱۰۳
۴۸۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۱۱۱
۴۹۔ احمد رضا خان بریلوی: امام، فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۴، مطبوعہ مبارک پور، بحوالہ بیہقی، حاکم و طبرانی
۵۰۔ عبدالحق محدث دہلوی: شیخ، مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۴۴۰
۵۱۔ احمد رضا خان بریلوی: امام، فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۴
۵۲۔ امام علی شاہ سید: مکتوبات شریف، مطبوعہ لاہور، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۶۳ء
۵۳۔ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع: مطبوعہ بیروت ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء
۵۴۔ احمد رضا خان: امام، الامن والعلی، مطبوعہ لاہور، ص ۳، بحوالہ شرح سفر السعادۃ
۵۵۔ عبدالحق محدث دہلوی: شیخ، جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، مطبوعہ کلکتہ
۵۶۔ ابوصالح نصر: شفاء السقام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام، مطبوعہ لاہور
۵۷۔ محمد ظفر الدین بہاری: صحیح البہاری، مطبوعہ حیدرآباد سندھ، ۱۹۹۲ء، ص ۲، ص ۹۰۰
۵۸۔ ایضاً، ص ۹۵۵، ۹۵۷
۵۹۔ قاضی عیاض: کتاب الشفاء، ص ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳
۶۰۔ فصل الخیرات، (۱۳۱۸ھ)، مطبوعہ دہلی
۶۱۔ جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب
۶۲۔ قرآن حکیم، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۲۴

☆☆☆

قُربانی میں حصّہ

فی حصہ
₹1400

(صرف اہلسنّت کیلئے)

بکنگ سینٹر: مدینہ کتاب گھر، مدینہ مسجد، آگرہ روڈ، مالیگاؤں

قربانی مالیگاؤں سے باہر ہوگی

ذبح بدست ذمے دارانِ نوری مشن

گوشت مستحق مسلمانوں میں تقسیم ہوگا

شرعی تقاضوں کی پاسداری

رابطہ

غلام مصطفیٰ رضوی
9325028586

فرید رضوی
9273574090

معین پٹھان رضوی
7588815888

یاسین رضا
7057858824

شیخ آصف رضوی
9595899556

نوری مشن مالیگاؤں مہاراشٹر الہند
اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

منزل بہ منزل

نوری مشن سے اِشاعتی وعلمی خدمات جاری ہیں..... کتابیں چھپ کر بلا قیمت تقسیم ہوتی ہیں..... اب تک 130 / اشاعتیں لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہوئیں..... دعوتی و اصلاحی کام انجام دیے گئے..... ترجمۂ قرآن کنزالایمان کے تین ایڈیشن شائع کیے گئے..... ''الفی قرآن مع ترجمہ کنزالایمان'' کی اشاعت کی گئی..... عظیم وضخیم کتابوں کے سیٹ کم ہدیہ میں ہر سال مہیا کیے جاتے ہیں..... نقد وظائف تقسیم کیے گئے..... فلاحی خدمات مستقل جاری ہیں..... مستحقین میں راشن کِٹس کی تقسیم ہر سال کی جاتی ہے..... کئی شعبوں میں خدمات جاری ہیں..... اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر زیر تعمیر ہے..... ساداتِ کرام اور علما و مشائخ اہلسنّت کی دُعائیں بھی ساتھ ہیں اور مشورے بھی..... مزید استحکام کے لیے حصّہ والی قربانی 'نوری مشن' کو دیں..... قربانی سے بچنے والی رقم مذکورہ مقاصد کے لیے صَرف ہوگی.....